دُرِّ اِدراک

دُرِّ اِدراک

صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی

آستانہ عالیہ فیض آباد شریف
محمد نگر، اٹک

[٤]

(۲۴) کسی آدمی کی اصل آگاہی، اُس کے کردار سے ہوگی۔

(۲۵) کسی کا دل دُکھی ہو، اُس کو دوسرے سارے لوگ، دُکھی محسوس ہوں گے۔ اور اگر کسی کا دل مسرور ہو، اُسے سارے لوگ مسرور ہی محسوس ہوں گے۔

(۲۶) اگر کسی کو دکھ دو گے! دُکھی رہو گے! اور اگر کسی کو سُکھی رکھو گے! سُکھی رہو گے۔

(۲۷) لوگوں کو مسرور کرو گے! مسرور رہو گے!، دوسروں کی مدد کرو گے، کڑے لمحوں میں، دوسروں کی مدد ملے گی۔

(۲۸) اِس دور کا الگ ہی طور ہے، کسی کے کام آؤ،

وہ الٹا دکھ ہی دے گا۔ ہاں! اللہ کے ولی کا معاملہ الگ ہے، وہ سکھ ہی دے گا، اُس کو حکم ہی لوگوں کی دل داری کا، ملا ہے۔

(۲۹) دعا گو، کو دعا گو عطا ہوں گے اور محروم دعا کو محروم لوگ (گھاٹے والے، مولیٰ کے درِ کرم سے کوسوں دور، ہر دو عالم کے محروم اور آلام کے مارے)۔

(۳۰) حسد، محسود کے مکارم و محامد کا حوالہ ہے۔

(۳۱) اسلام، سلم سے ہے اور سلم، رحم و کرم اور مہر و عطا ہے۔

(۳۲) کسی کو دکھ دے کر کوئی کس طرح مسرور ہوگا؟ سُرور، دوسروں کو مسرور کر کے ملے گا اور دوسروں کی مدد کر کے، عطا ہوگا۔

[۵]

(۳۳) اگر اللہ، علم و ادراک عطا کرے، اِس سے اعلیٰ اور کوئی کمال کہاں؟

(۳۴) آدمی کا کمال علم سے ہے۔

(۳۵) اگر کوئی مال سے محروم ہے، گھاٹے سے دور ہے۔ اِس کا عکس کہ اگر کوئی علم سے محروم ہے، سراسر گھاٹے والا ہے۔

(۳۶) اہلِ علم، سے دوری، محرومی ہے کہ علم کی مٹھاس، عالم ہی عطا کرے گا۔

(۳۷) علم، حُسام کی طرح ہے۔

(۳۸) علم، وہ واحد حُسام ہے کہ اُس کا وار ہر لمحہ کامگار رہو گا۔

(۳۹) علم کا دائرہ، کمال کا دائرہ ہے۔

(۴۰) علم کا حاصل، عمل ہے۔

(۴۱) علم کے سوا، عمل، لاعملی کی طرح ہے۔

(۴۲) لاعلمی، لا عملی سے آگے ہے۔

(۴۳) ہر وہ کہ راہِ ھُدیٰ سے دور رہے گا، مار کھاتے گا اور گھاٹا اٹھائے گا۔

(۴۴) علم کا اِدّعا، کم علمی ہے۔

(۴۵) علم والا، حلم والا ہوگا۔

(۴۶) اسلام، سارے عالم کے لئے ہے، ہر آدمی، کلامُ اللہ کا محکوم ہے اور کلام اللہ، سارے علوم کا مصدرِ محکم ہے۔

(۴۷) کلامُ اللہ کی آگاہی سے مراد، اعمالِ صالحہ

کے لئے سعی ہے کہ آدمی ہر لا حاصل عمل، سے دور رہے۔

(۴۸) علم کا حاصل ، ڈر ہے۔اگر ڈر ،معدوم ہو، علم،لاعلمی کہلائے گا۔

[٦]

(۴۹) حامل علم عدو،لا علم ہمدم سے عالی ہے۔

(۵۰) ہمدم کا دل،ہمدم کی وِلا سے،سدا معمور ہوگا۔

(۵۱) اگر ہمدم کا دل وِلا سے دور ہے،وہ عَدو ہے،کوئی اُسے ہمدم کس طرح کہے گا۔

(۵۲) صالح،صالح کا ہمدم ہوگا اور طالع،طالع کا۔

[۷]

(۵۳) عمل صالح کی اَساس،صالح اِرادہ ہے۔

(۵۴) اللہ کی مراد،آدمی کا دلی ارادہ ہے،اگر ارادہ

اعلیٰ ہے، آدمی کامگار رہے۔

(۵۵) اگر حصولِ مراد کے لئے، سعی مسلسل ہو رہی ہو، کامگاری کا لمحہ آکے رہے گا۔

(۵۶) راہ کی رکاوٹوں کو، دل کے کامل ارادے سے دور کرو! کامل ارادہ، رکاوٹوں کو دھول کی طرح اُڑا دے گا اور مراد، عطا کر کے رہے گا۔

(۵۷) اگر دل کا ارادہ کامل ہو، کوئی راہ کس طرح مسدود رہے گی؟ اللہ کا عُمومی کرم ہر سدِّ راہ کو دور کر دے گا اور مراد عطا کر کے مسرور۔

(۵۸) ہر اللہ کے کرم کی آس رکھو!

(۵۹) ہٹ دھرم آدمی، کامگاری سے دور ہی رہے گا۔

(۶۰) اَعمالِ صالحہ کے لئے سعی، اللہ کے کمال

کرم اور عطا سے ہے۔

(۶۱) اگر کوئی کام اللہ کے لئے ہو، وہ کامل ہو کر رہے گا۔

(۶۲) کم علمی اور کم آگاہی کا احساس، دراصل مراد کے کمال کی اطلاع ہے۔

[۸]

(۶۳) دل کا صلہ، درد سے ہے اور درد کا دل سے۔

(۶۴) دل کو وِلا سے معمور رکھو! کہ وِلا معدوم ہوگی، ہر معاملہ بکھرا ہوگا اور مآلِ کار گھاٹا ہی ہوگا۔

(۶۵) محال ہے، کہ آدمی ہو اور درد سے محروم ہو۔۔۔ اگر محروم ہے، آدمی کس طرح ہوا؟

(۶۶) مہر کا صلہ، دل سے ہے اور دل کا، مہر سے۔ مہر سے معمور دل، صلہ رحمی اور ہمدردی کا مصدر ہوگا۔

[۹]

(۶۷) ہر سماع، سُرور کا حامل ہے مگر مُرلی کا سماع، الگ ہی ہے، حدِ اِدراک سے ماورا ہے۔

(۶۸) مرلی کا سماع، آگ ہے۔

(۶۹) مُرلی کی صدا، روح کی صدا ہے۔

(۷۰) مرلی کا سماع، اہل دل اور اہل درد ہی کرے گا۔

(۷۱) دل کی اِک صدا ہے کہ اُس کا سماع، اہل دل ہی کرے گا۔

[۱۰]

[دُرہائے علم سلوک]

(۷۲) آہ: سے مراد ہے: کمالِ وِلا۔

(۷۳) اِدراک: وہ علم کہ اُس کا حُصول حواس سے

ہٹ کر ہو۔

(۷۴) ارادہ: سرّ الٰہی کے ادراک کے لئے دلی ارادہ۔

(۷۵) حال: کلموں سے ماوراء دلی وارِد، کہ السؤال عن الحال محال۔

(۷۶) رُوح: اَمرِ الٰہی۔

(۷۷) سالک: راہِ سلوک کا راہی۔

(۷۸) سِرّ: وہ علم کہ اُس سے اہلِ دل ہی آگاہ ہوں۔ اِس کی اک اور مراد ہے: سرحال۔

(۷۹) سوال: اَصل کا حُصول۔

(۸۰) سُکر: کسی وارِد کے اِدراک سے، حس و اِحساس سے دوری۔

(۸۱) صحو: اِحساس کی آورآمد۔

(۸۲) صلاح: ہر لمحہ اللہ کی حمد سے، سُرور کا حُصول۔

(۸۳) صالح: مولیٰ کی حمد و مدح سے ہر لمحہ مسرور۔

(۸۴) گُل: اللہ کا اِک اسمِ سامی۔

(۸۵) گُل: اِدراک کا سُرور۔

(۸۶) لوامع: دل کی اَسرار سے معموری۔

(۸۷) لوائح: مراد کے حُصول کے لئے اَسرار کا ورود۔

(۸۸) مِہر: اللہ کی وِلا

(۸۹) وارِد: کسی سِرّ کی دلی آگاہی۔

(۹۰) وَرَع: مُحرّم اَمر، سے دُوری

(۹۱) وصل/ وصال: درِ مراد کی رسائی

اسم رسالہ	دُرِّ اِدراک
ساطر	واحدؔ [صاجزادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی]
سعر	50روپے
طلوع	April2014

حصولِ رسالہ

0300-8356991

[۱۱]

(۹۲) آلِ رسول، ہر اِک آل سے عالی اور اعلیٰ ہے۔

(۹۳) مولیٰ علی، کی وِلا ، اللہ اور اُس کے رسول کی وِلا ہے۔ صلی اللہ علی روح محمد وعلی آلہ وسلم۔

(۹۴) مولیٰ علی کا اسم "علی" ہے اور "علی"، اللہ کے اسماء سے ہے، سو، مولیٰ علی کے عُلو اور سمو کی حد، لامعلوم ہے۔ أعلی اللہ علوّہ وسموّہ۔

(۹۵) محرم الحرام کا صلہ، اُس عالی معرکے سے ہے کہ اُس سا کوئی دوسرا معرکہ کہاں ہوا؟ اُس عالی معرکے کے لئے مولیٰ علی أعلی اللہ علوہ، کی اولاد، دل و روح سے لڑی اور کامگار ہوئی۔ سلام اللہ علی أرواحھم۔

[۱۲]

(۹۶) دعا، وہ آلہ ہے کہ ہر دم کارگر اور کارآمد ہے۔

(۹۷) ہر دعا گو، دعا کے سمے، اگر رو کر دعا کرے، اُس کی دعا کا الگ ہی سُرور ہوگا اور اُسے کامگاری عطا ہوگی۔

(۹۸) سحر کے لمحوں کی دعا، اِک الگ دعا ہے۔

(۹۹) اللہ ہی کو معلوم ہے کہ اُس کا کرم کس کس کے لئے ہے، ہاں! اس کا کرم لامحدود ہے، آدمی کو ہر لمحہ اُس کے کرم اور رحم کی آس رہے اور رحم و عطا کا سوال، ہر کوئی، ہر لمحہ مسلسل کرے۔

(۱۰۰) اللہ کی عطا سے محرومی، دائمی محرومی ہے۔ آدمی ہر دم اُس سے سوال کرے اور اُس کی عطاؤں سے مالا مال ہو! •

الحمد للہ! رسالہ ''دُرِّ اِدراک'' مکمل ہوا۔ مالکُ الملک، ساطر کی سعی کو کامگار کرے۔ وصلی اللہ علیٰ محمد و علیٰ آلہ وسلم۔

واحد سہل اللہ أمورہ

درگاہِ عالی، اٹک

XXXXX

الإهداء

إلى عمّ الرّسول الأعلم

[اس مصدرِ آگہی کو، مہرِ علم و ادراک مولیٰ علی
أعلی الله علوه کے والدِ گرامی اور رسولِ اکرم
صلی الله علیٰ روحه وسلم کے عمّ عالی اور
مُساعدِ گرامی رحمه الله کے اسم ِسامی سے معمور
کرکے، مسرور ہو رہا ہوں! کہ دراصل اردوئے
معراء سے مرصع اس رسالے کا کلمہ کلمہ، اسی أسرۃ
عالی کے اِک محرمِ کم آگاہ کے کلکِ کم سواد سے،
مراحلِ عدم طے کرکے، اہلِ مطالعہ کے لئے مرئی
ہوا ہے]۔

گدائے درِ اسد اللہ

عاصی واحد

[محرّرِ رسالہ]

معا اسمہ الالٰہ الراحم الأرحم

[ألا الا الا الاء الالٰہ]

صدر

الحمد للّٰہ الملك المحمود، العلّام السّلام الودود، والسّلام علیٰ إمام الرّسل ، الطّاهر المسعود ،حامل لواء الحمد وحامد المحمود ،مصدر الحکم والإلهام ،محمّد ،رسول الوسماء والدمام،وعلی آلہ الکرام وسائر أحمائہ الأحلام۔

حمد و دُرود اور مدحِ رسولِ اکرم سے معطر ہو کر، اہل مطالعہ کو اطلاع ہو کہ الحمد للہ! مولیٰ کے لا محدود کرم اور اُس کے رسول گرامی [صلی اللہ علیٰ روحہٖ وسلم] کی عطا سے لکھے گئے، اِس رسالے کا اسم "دُرِّ ادراک" عطا ہوا ہے۔ رسالے کی اصل، وہ کلمے ٹھہرے کہ گاہے گاہے، محرر کے کلکِ کم سواد سے مسطور ہوئے۔ مسطورہ کلموں کا محور، عموماً علم سلوک ہے کہ مطالعہ کر کے روح کو

سرور ملے اور اعمالِ محمودہ کے لئے سعی ہوسکے۔

"دُزِ ادراک"، اردوئے معراء سے مرصع ہے۔ ہر اہل علم، اِس راہ کی رکاوٹوں سے آگاہ ہے۔ لامحالہ، محررِ رسالہ، عام ڈگر سے ہٹ کر، حصولِ مراد کے لئے ساعی رہا ہے۔ آس ہے کہ اہلِ مطالعہ، ساطر کی کامگاری کے لئے ہر لمحہ دعاگو ہوں گے، اور اہل اِدراک سے سوال ہے کہ اگر وہ "دُزِ ادراک" کے کسی سہو سے آگاہ ہوں، رسالے کے محرر کو مطلع کر کے اِس عمل صالح کے حصہ دار ہوں! ------ اللہ ہمارا حامی و مساعد ہو!

اہل درد کی دعاؤں کا سائل

کم علم و کم آگاہ

عاصی واحدؔ

دُرّادراک

[۱]

(۱) آدمی، ہر لمحہ، اللہ کی حمد سے، دل مسرور، رکھے!

(۲) اللہ، سارے عالَموں کا مالک ہے، کوئی کس طرح اُس کا ہمسر ہو؟

(۳) ہر سُو اُسی کا حکم رواں دواں ہے اور وہ ہر مملوک کے دلی اَحوال سے کاملاً آگاہ ہے۔

(۴) سارے اَوراد سے اعلیٰ وِرد، اللہ کے اِسمِ سامی کا وِرد ہے۔

(۵) اللہ، ہر کسی کا مالک ہے، کوئی کالا ہو کہ کالک سے کوسوں دور ہو، اِسی طرح کوئی اُس کے صالح گروہ، کا

آدمی ہو کہ کوئی عامی سے عامی، ہر کسی کا وہی حامی اور مددگار ہے۔

(۶) اللہ کے ارادوں کا علم، اللہ ہی کو ہے۔

(۷) اللہ اور اُس کے رسولؐ کی رائے ہی مکرّم ہے۔

(۸) اللہ، آدمی کے سارے اَحوال سے آگاہ ہے۔ لمحۂ اوّل ہو کہ لمحۂ وصال، ہر لمحہ اُس کی عطا ہو رہی ہے اور مسلسل رواں دواں رہے گی۔

[۲]

(۹) وِلا سے معمور دل ہی، سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کی مدح کر سکے گا، ہر کہ ومہ، اِس کا اہل کہاں؟

(۱۰) رسول اکرم (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کا ہر کلمہ، علوم و اَسرار کا مصدر ہے۔ وہ اُمّی ہو کر، معلّمِ عالَم ٹھہرے۔

(۱۱) اہلِ علم کو معلوم ہے کہ مدحِ رسول کی راہ، رکاوٹوں سے اٹی ہوئی ہے۔

(۱۲) مدحِ رسول (صلی اللہ علیٰ روحہٖ وسلم) کے لئے، ممدوحِ گرامی کا کرم ہی رکاوٹوں کو دور کرے گا اور حوصلہ عطا کرے گا۔

(۱۳) ہر طرح کی آسودگی، اُسوۂ رسول سے ہے۔

[۳]

(۱۴) اللہ کے ولی کی مدح، اللہ ہی کی مدح ہے کہ مملوک کی مدح دراصل، مالک کی ہی مدح ٹھہرے گی۔

(۱۵) ولی اللہ کا دل، اللہ کے اسرار کی ورودگاہ ہے۔ اُسی کو اللہ کے اسرار سے آگاہی حاصل ہے۔

(۱۶) اللہ والوں سے دُوری، اللہ سے دُوری ہے۔

(۱۷) اللہ کا ولی، علم والا اور حلم والا ہو گا۔

(۱۸) آدمی کا کمال، اللہ کا کمال ہے۔

(۱۹) کوئی اگر کامل ہوا، وہ اللہ کے کرم ہی سے کامل ہوا اور اُسی کی عطا سے کمال کا حامل ٹھہرا۔

(۲۰) کلامِ اللہ کے اَسرار سے، اہلِ دل ہی آگاہ ہوں گے۔ اور وہی عامل ہو کر، کامگار ہوں گے۔

(۲۱) اہل دل کا کلمہ کلمہ، اسرار سے معمور ہو گا۔

(۲۲) اہلِ دل، سدا کامگار ہوں گے۔

(۲۳) ہر کسی سے دل کا حال کم کہو! دل کا حال، اہل دل سے ہی کہو! وہی گروہ، اِصلاح کرے گا اور وہی سُرور عطا کرے گا۔